القرآن' ناناجی کا بوسہ لیا اور آواز دی' لیکن ۔۔۔۔ الموت قدح کل نفس شاربوھا ۔۔۔کانقارہ بج چکاتھا اورزبان حال سے کہا'' یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ' یا ابتاہ جنۃ الفردوس ماواہ'' (انا للہ وانا الیہ راجعون)

کیونکہ ہم نے وہ بھی دن دیکھا تھا جب شیخ القرآن' جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تقریر کرکے رات شیخوپورہ واپس آرہے تھے تو واپسی پر حادثہ فاجعہ کی وجہ سے دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں' تو لوگوں نے کہا کہ اس کی ٹانگیں پیروں نے توڑی ہیں اوراب یہ مولوی گیا' اب نہیں اٹھے گا' لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت سے نوازا اور ٹانگیں بھی صحیح ہوگئیں' صحت کے بعد آپ نے پہلے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو کہا کہ لوگو! میری ٹانگیں پیروں نے نہیں' جس اللہ نے توڑی تھیں اس اللہ نے جوڑ دی ہیں اور خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ یہ شعر پڑھے:

فضلاں دا دن رب چڑھایا رحمت مینہ برسایا
قبریں جاندا بندا اپنا واپس موڑ گھلایا
تاں جو باقی وچہ حیاتی کرے کجھ بھلائی
بخش دیواں سب اوہکن اسدے بھی جو ہوئی کوتاہی

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری جن کو آج مرحوم لکھتے ہوئے قلم لرزتا ہے' دل پارہ پارہ ہوتا اور خون کے آنسو روتا ہے' عالم اسلام کے نامور خطیب' بہت عظیم اور عالم باعمل شخصیت تھے' حضرت شیخ القرآن کی سب سے اعلیٰ خوبی جس کو میں نے نوٹ کیا وہ یہ تھی کہ جو کچھ کہا اس پرعمل کرکے دکھایا'' لم تقولون مالا تفعلون'' فرمان الٰہی کو ہمیشہ یادرکھا' آج ان کی جدائی سے ایک بہت عظیم شمع بجھ گئی۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

آپ کی وفات' صرف اہلحدیث کا ہی نقصان نہیں بلکہ درحقیقت عالم اسلام کا عظیم نقصان ہوا ہے اور ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جو کہ نہ پر ہونے والا ہے۔ برصغیر کے اہلحدیث اپنے آپ کو یتیم محسوس کررہے ہیں۔

شیخ القرآن صاحب کی بادلائل گفتگو سے ہمیشہ حقانیت وصداقت کا بول بالا ہوا' شرک و بدعت کا منہ کالا ہوا اور ظلمت کدوں میں اجالا ہوا' آپ پاکستان کے ہی نہیں بلکہ عرب ممالک اور مغربی ممالک میں بھی یکساں مقبول خطیب' مبلغ اور واعظ تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی سے نوازا تھا۔

سالہا زمزمہ پرواز جہاں خواہد بود
زمیں نواہا کہ دریں گنبد گرووں زدہ اند

کسی نے ان کے بارے میں کہا تھا

محبت کی زبان تیری امن ہے مدعا تیرا
مسلسل جہد ہے تیری نگہبان ہے خدا تیرا
قرآن پڑھنا وجد میں لحن داؤدی دکھائی دے
وہ کیسا دل نشین دیکھو بیانِ مصطفےٰ تیرا
وہ استدلال کی خوبی لطافت میں بیاں کرنا
وہ استنباط کا لانا سبھی سے ہے جدا تیرا
ضعیفی عمر نے پائی جوانی ہے خطابت میں
اشارہ اس سے ملتا ہے کہ حامی ہے خدا تیرا

شیخ القرآن زہد وتقویٰ اور للّٰہیت میں نمونہ سلف تھے۔

آپ کے زہد وتقویٰ اور للّٰہیت کے بہت سے واقعات ہیں' ان میں سے ایک واقعہ درج کرتا ہوں' شیخ القرآن صاحب' ایک رات سونے کے بعد بیدار ہوئے تو انہوں نے ایک دعا لکھائی جو رات خواب میں مانگی' اسکے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الْعَاصِي قَدْ اَتَاكَ
مُقِرًّا بِالذُّنُوبِ وَ قَدْ دَعَاكَ
إِنْ تَغْفِرْ فَأَنْتَ أَهْلٌ لِذَاكَ
وَ إِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ يَّرْحَمُ سِوَاكَ

اور آپ نے آخری سانسوں پر بھی اسی طرح کے الفاظ کہے' اللہ مجھے معاف فرمادے' (تین دفعہ یہ الفاظ کہے) شیخ القرآن (مرحوم) کی اسلامی' دینی' ملی اور مسلکی خدمات ناقابل فراموش ہیں' اور آپ کی خدمات کا احاطہ کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے' اللہ تعالیٰ آپ کی اڑسٹھ (68) سالہ تبلیغی مساعی کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ القرآن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ حضرت خود یہ دعا اکثر کرتے تھے۔

پیارے نبی ﷺ دا ساتھ نصیب ہووے
پیر چمدا نال غریب ہووے
پھر کنی دی حشر مہیب ہووے
نوروں چمکے میرا چہرا اے
میرے ویر مسافر سوچ ذرا اس جگہ اکو پھیرا اے
ایتھوں نظر بچا کے تر چلئے ساڈا اگے سفر لمیرا اے
میری جنت خوشیاں لہراندی
ملے دھوڑ نبیؐ دیاں پیراندی
پانواں رحمت خیراں سیراندی
میری عید نبیؐ دا چہرا اے
(آمین ثم آمین)

میرے ویر مسافر سوچ ذرا ۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے دعوتی مشن کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اللهم اغفرله وارحمه ومثواه الجنة الفردوس وارفع درجته فی العلیین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

ملت اسلامیہ کے محسن اور اشاعت اسلامیہ کے علمبردار

عبدالمالک مجاہد (ریاض)

شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے صرف سعودی عوام ہی غمزدہ نہیں' بلکہ مملکت میں بسنے والے لاکھوں غیر ملکی بھی افسردہ اور غمزدہ ہیں۔ تمام عرب اور اسلامی ممالک میں صف ماتم بچھی ہے' کہ ایسا شخص دنیا سے رخصت ہو گیا ہے' جو بلاشبہ بہت بڑا مدبر' عظیم رہنما اور عالمی سیاست کا شہسوار تھا۔

مجھے آج بھی ۱۳ جون ۱۹۸۲ء کا دن یاد ہے جب شاہ خالد بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد شاہ فہد کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ وہ ٹیلیوژن پر نمودار ہوئے۔ لوگوں سے شاہ خالد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر تعزیت کے الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ﴿هُوَ أَخٌ، هُوَ أَبٌ﴾ کہ ''وہ ہمارے بھائی اور والد تھے۔''

اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز بھرا گئی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور پھر نہ جانے مجھ سمیت کتنے ہی لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ شاہ فہد ان خوش قسمت حکمرانوں میں سے تھے' جن کے عوام ان سے شدید محبت کرتے تھے اور وہ اپنے عوام سے شدید محبت کرتے تھے۔

آل سعود کی حکمرانی کو اب سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ آل شیخ کے ساتھ درعیہ معاہدے پر دستخط ہوئے۔ جس میں حکمرانی کیلئے کتاب وسنت کو رہنما بنانے کا وعدہ ہوا اور دو مبارک خاندانوں نے کلمہ توحید بلند کرنے کا عزم کیا اور پھر اس خاندان پر اللہ تعالیٰ نے اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیے۔ اسلام میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ اقتدار سنبھالتے ہی آل سعود کی اولین ترجیح شرک وبدعت کا خاتمہ تھا۔ علمائے کرام کے ساتھ ہر مرحلے میں مشاورت اور معاونت رہی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عرب قبائل اکٹھے ہوتے گئے۔ قبائل کو ایک وحدت میں پرونا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر شاہ کے والد گرامی قدر نے جو اس سلطنت کے بانی تھے' اپنی زبردست قیادت اور حکمت عملی سے تمام قبائل کو ایک رسی میں پرو دیا' جو خون کے دشمن تھے' وہ رشتوں میں جڑ گئے۔ سیرت پاک سے اسباق حاصل ہوئے اور سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے عفو ودرگزر کا باب کھل گیا اور وقت آیا' جب دمام سے لے کر جدہ تک اور جبال تہامہ سے اردن کی سرحد تک ایک مملکت وجود میں آئی' جس کا نام المملکة العربیة السعودیہ رکھا گیا۔ آل سعود کے کارناموں کی فہرست بڑی طویل ہے' مگر جس حکمت کے ساتھ بیت اللہ شریف میں چار مصلوں کو ختم کر کے ایک مصلے پر امت کو متفق اور متحد کر دیا گیا۔ بلاشبہ یہ عظیم کارنامہ تھا۔ جب حدود اللہ کا نفاذ عمل میں آیا تو اللہ کی رحمت کو جوش آیا۔ اس ارض ریگستان میں سیال سونا اگلنا شروع ہوا۔ ایک ایسی قوم جو ریگستان میں بکریاں اور اونٹ چرایا کرتی تھی اور جو مالی طور پر بڑی مفلس اور قلاش تھی' دنیا کی امیر ترین قوم بن گئی۔ حکمران اگر لوگوں کے خیر خواہ ہوں تو پھر وہ عوام کی بہتری کیلئے سوچتے ہیں۔ اس کیلئے منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ ذاتی دلچسپی لے کر عوام کی فلاح وبہبود کے منصوبے بناتے بھی ہیں اور ان پر عمل بھی ہوتا ہے۔

شاہ فہد نے کم وبیش ۲۳ سال تک حکمرانی کی۔ قوموں کی زندگی میں تعلیم کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ سعودی عوام کی خوش نصیبی کہ ان کو جو پہلا وزیر تعلیم میسر آیا وہ شاہ فہد تھے۔ جب وہ اس عہدے کے سنبھالتے ہیں تو پورے ملک میں صرف ایک سیکنڈری سکول مکہ مکرمہ میں پاتے ہیں۔ اس پورے ملک میں محض تیس ہزار طالب علم تھے۔ وہ کم وبیش اس منصب پر نو سال تک رہے اور اس دوران جو منصوبہ بندی کی گئی' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ملک کے طول وعرض میں یونیورسٹیوں' سکولوں اور کالجوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں طلبہ اور طالبات تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

اگر ہم آج سے ۲۳ سال پہلے کے سعودی عرب کا آج کے جدید اور سہولتوں سے آراستہ سعودی عرب سے مقابلہ کریں تو آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اس ملک نے دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیزی سے ترقی کی ہے۔ ملک کے ہر شعبہ میں اس قدر ترقی ہوئی ہے اور سعودی عوام کا معیار زندگی اس حد تک اعلیٰ ہوا ہے کہ یورپ اور امریکہ کو مات کرتا ہے۔ میرے نزدیک شاہ فہد کے کارناموں میں سب سے اہم کارنامہ حجاج بیت اللہ کے لئے سہولتوں کی فراہمی اور حرمین الشریفین کی توسیع ہے کہ قیامت تک اس اللہ کے بندے نے سب سے پہلے اپنا نام خادم الحرمین الشریفین کی صف میں لکھوالیا ہے۔

آل سعود پہلے اپنے آپ کو جلالۃ الملک لکھوایا کرتے تھے۔ مگر ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء کا دن اس لحاظ سے تاریخی دن تھا' جب شاہ فہد نے اپنے لئے خادم الحرمین الشریفین کا لقب اختیار کیا اور پھر واقعی اس اللہ کے بندے نے اس لقب کا حق ادا کیا۔ تاریخ کا مسافر ان ایام کو کیسے بھول سکتا ہے' جب بیت اللہ کے مطاف میں کنکریاں پڑی ہوتی تھیں اور گرمی کی شدت سے طواف کرنے میں دشواری ہوتی تھی۔ خادم الحرمین الشریفین نے وہاں ٹھنڈے سنگ مرمر کی ٹائلیں لگوا دیں جو شدید گرمی میں بھی ٹھنڈی رہتی ہیں۔ ہمیں وہ وقت یاد ہے' جب حرم مکی اور مدنی میں یمنی باشندے کندھوں پر مشکیزے لئے ایک ایک ریال کا زم زم فروخت کرتے تھے۔ گرمی کے موسم میں اس کی طلب اور بڑھ جاتی تھی۔ آج

ذرا حرمین شریفین میں جائیں تو ہر کونے میں آپ کو ٹھنڈے پانی کے کولر نظر آئیں گے اور پھر آگے بڑھتے جائیں اور جائزہ لیتے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حرمین شریفین کی توسیع میں جس قدر خرچ کیا گیا' تاریخ اس کی مثال دینے سے قاصر ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع کیلئے جن لوگوں سے منہ مانگی قیمت دے کر اراضی حاصل کی گئی' ان کی نسلیں تک امیر ہوگئی ہیں۔ یہ اتنی زیادہ رقم تھی کہ لوگ تمنا کرتے تھے' کاش! ان کی املاک توسیع حرم میں آ جائے۔ توسیع کے منصوبے پر جو رقم خرچ کی گئی' وہ ۵۷ بلین ریال سے زیادہ ہے۔

راقم الحروف آج سے کم و بیش آٹھ نو سال قبل اٹلی گیا' روم کے ویٹیکن سٹی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یقیناً وہاں عیسائیوں نے بہت زیادہ خرچ کیا ہے۔ میں چرچ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جا بجا دیواروں اور ستونوں پر سونا لگا ہوا ہے۔ میں نے نہ جانے کیوں چرچ کی تعمیر اور خوبصورتی کا مقابلہ حرم مکی اور مدنی سے کرنا شروع کر دیا۔ دل میں کہا کہ کہیں گنہگار نہ بن جاؤں کہ یہ مقابلہ جائز نہیں۔ جواب ملا کہ نہیں مقابلہ اس کی حرمت اور عزت و شرف کا نہیں' میں تو عمرانیات کے حوالے سے سوچ رہا ہوں۔ اس چرچ کی تعمیر پر بیشتر دنیائے عیسائیت نے اخراجات کئے ہیں' وہاں فقط سعودی حکومت نے خرچ کیا ہے۔ میری نگاہیں بار بار چرچ کی طرف اٹھ رہی تھیں اور پھر قارئین کرام! میں نے اپنے ہاتھوں کو بارگاہِ الٰہی میں اٹھا لیا اور شاہ فہد کو ڈھیروں دعائیں دے ڈالیں۔ اللہ کی قسم! غیر جانبداری کے ساتھ جو میں نے فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ حرمین شریفین خوبصورتی کے لحاظ سے اس ویٹیکن سٹی سے کہیں بہتر اور افضل ہے اور میں کتنی ہی دیر تک آل سعود کیلئے دعائیں کرتا رہا کہ اس دنیا میں اور کتنے حکمران آئے' ان کے پاس پیسہ بھی تھا' مگر جو خدمت شاہ فہد نے کی وہ کسی اور کے حصے میں نہ آ سکی۔

قرآن کریم سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ دنیا کے اندر ۵۶ اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ چودہ سو سال سے دنیا میں کتنے ہی حکمران آئے ہیں۔ مگر کسی نے قرآن پاک کی طباعت میں دلچسپی نہ لی' جو شاہ فہد نے لی۔ مدینہ طیبہ میں قرآن پاک کی پرنٹنگ کا کمپلیکس ایسا کارنامہ ہے' جس کی اسلامی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ ۴۰ سے زائد زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ' پھر اس کی کروڑوں کی تعداد میں اشاعت اور پھر دنیا بھر میں اس کی مفت تقسیم شاہ فہد کے سنہری کارناموں میں سے ایک ہے۔ جن لوگوں نے اس پریس کو دیکھا ہے' وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ غالباً دنیا کے سب سے بڑے پرنٹنگ منصوبوں میں سے ہے۔ یہ ایک مکمل شہر ہے' جس میں ۲ ہزار سے زائد افراد کام کرتے ہیں۔ میں نے دنیا کے بڑے بڑے پرنٹنگ پریس دیکھے ہیں۔ خود میرا تعلق نشر و اشاعت کے ادارے سے ہے۔ میں متعدد بار اس پریس کو دیکھنے کیلئے گیا ہوں۔ ہر مرتبہ حیرت میں ڈوب کر رہ جاتا ہوں کہ قرآن کی اشاعت کے ساتھ یہ محبت' یہ اخلاص' یہ جد و جہد...... یقیناً اس کا اجر' بدلہ اور ثواب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاں ہے۔ آج دنیا کے کسی ملک میں چلے جائیں' کسی مسجد میں جا کر نماز پڑھیں' آپ کو ''مجمع ملک فہد'' کا شائع شدہ قرآن نظر آئے گا اور پھر آڈیو کیسٹوں پر ائمہ حرمین کی آواز میں قران پاک کی تلاوت کے کیسٹ کتنے ہی دلوں کو سیراب کرتے ہیں' جو شاہ فہد کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ دنیا کا وہ کونسا حصہ ہے' جس میں شاہ فہد کے حکم سے مساجد اور اسلامی مراکز نہیں بنائے گئے ہیں۔ دنیا کے پانچوں براعظموں میں شاید ہی کوئی ملک ہو' جہاں مسلم اقلیتوں کیلئے شاہ فہد کی جانب سے حصہ نہ پہنچا ہو۔ امریکہ ہو یا یورپ' افریقہ ہو یا ایشیا' شاہ فہد کی جانب سے ۱۵۰۰ مساجد اور ۲۱۰ اسلامی مراکز کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ جن پر ۸۲۰ ملین ریال کے اخراجات آئے ہیں۔ پاکستان میں اسلام آباد کی شاہ فیصل مسجد شاہ فہد اور سعودی حکومت کی پاکستان کے عوام کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سپین کے شہر مالقہ میں شاہ فہد کے حکم پر ۱۹۹۸ء میں ایک ثقافتی مرکز کی بنیاد رکھی گئی۔ ۳۹۳۸ مربع میٹر پر مشتمل یہ مرکز سپین میں مسلمانوں کی دینی اور فکری تعلیم و تربیت کا بڑا مرکز ہے۔ یہ مرکز جو خادم الحرمین الشریفین ملک فہد کے نام سے موسوم ہے' رہتی دنیا تک سپین کے مسلمانوں کو تعلیمی اور ثقافتی اور دعوتی فائدے پہنچاتا رہے گا۔ روم میں مسلمانوں نے ایک بڑا اسلامی سنٹر بنایا۔ اس کے فنڈز میں کمی محسوس ہوئی' تو شاہ فہد نے پانچ ملین ڈالر کا عطیہ دیا اور پھر اس مرکز کو چلانے کیلئے ڈیڑھ ملین ڈالر سالانہ دینے کا اعلان کیا۔ جبل طارق مسلمانوں کیلئے ایک تاریخی مقام ہے۔ وہاں ۱۹۹۸ء میں مرکز خادم الحرمین الشریفین الثقافی الاسلامی کا افتتاح ہوا۔ شہزادہ عبداللہ بن فہد نے اپنے والد گرامی کی نیابت کرتے ہوئے اس کا افتتاح کیا تو انہوں نے جو تقریر کی' وہ لوگوں کو مدتوں یاد رہے گی۔

۱۹۹۹ء میں انگلینڈ میں ایڈنبرا میں مرکز خادم الحرمین الشریفین کا افتتاح ہوا۔ یہاں ایک بڑی مسجد اور مرکز کی تعمیر ہوئی ہے۔ اس کا افتتاح بھی شہزادہ عبداللہ بن فہد نے کیا تھا۔ ان حروف کے راقم کو بھی اس یادگاری افتتاح میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ امام کعبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس نے افتتاحی جمعہ پڑھایا تھا۔ سعودی عرب کے بڑے بڑے علماء' وزراء نے اس میں شرکت کی تھی۔ یہ مرکز آج بھی علاقے کے مسلمانوں اور عوام کیلئے اسلام کے بارے میں معلومات کا اہم مرکز ہے۔ امریکہ میں لاس اینجلس کے لوگ جامع الملک فہد کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ جس کا افتتاح بھی ۱۹۹۹ء میں ہوا تھا۔ شاہ فہد نے اسلام کی خدمت کیلئے ہزاروں ایسے کام کئے' جن کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ ان خیر کے کاموں میں کس کا ہاتھ تھا' یا کس کا سرمایہ تھا۔ مجھے یاد ہے یورپ کے ملکوں میں دعوتی سلسلے میں ایک سعودی دوست پیش پیش تھے۔ کافی بڑا بجٹ تھا۔ میں نے ایک دن پوچھ لیا کہ اتنے بھاری بھرکم اخراجات کون کرتا ہے۔ پہلے تو وہ خاموش رہے' میرے سوال کو ٹال دیا۔ جب میں نے اصرار کیا تو آہستگی سے کہنے لگے کہ شاہ فہد کو دعائیں دیا کرو۔

آل سعود کی صفات میں علماء کی قدر و منزلت ان کے